



راشد العقوری ۸۶ / ۱۳۳

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں

ایک آدمی تجارت کاروبار وغیرہ کرتے ہوئے، اس پر بھاری قرضہ آگیا، اب قرض خواہ مفروض کے والد یا بھائی سے اس قرضہ کا مطالبہ کر سکتا ہے یا نہیں؟  
شریعت محمدی علیہ السلام میں اس کا کیا حکم ہے؟

نوٹ: مستفتی سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ تاجر، تجارت میں مستقل ہے، باپ یا بھائی کا اس معاملے میں کوئی تعلق نہیں ہے۔	المستفتی شمس الرحمان ضلع بنگر ٹل	مہرت سعید شاہ دہلی
--	--	--------------------------

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الجواب حسب ادوار واصلیا

صورت مسئلہ میں اگر تاجر، تجارت کرنے میں تہا اور وہ اپنی کمائی سے باپ، بھائی وغیرہ کی کفالت نہیں کرتا تو اس تاجر پر آنے والے قرض کا مطالبہ، اس کے باپ اور بھائی سے نہیں کیا جاسکتا۔

(سئل) فی رجل استدان دینا واستلکاه فی صالح نفسه الخاصة به وله أخ طلب منه ان يساعده ویدفع عنه ما بنا منه فامتنع من ذلك فحول لایئز به وفاء دینہ اخیه ولا بعضه حیث لم یقله ولا بعضه ولم یکن فی عائلته بل کان کل واحد منہما فی معیشتہ علی حدیة وکل واحد لہ کتب خاص بہ (اجاب) بسبب بلایئش وطلبہ اخی المذكور بہینہ ان کان الأمر ما هو مسطور والہ تعالی اعلم  
(افتاویٰ المہدیہ: کتاب الدینیات، ۳۱۹/۵، ۳۶۲، ۳۴۵، ۳۶۲، ۳۶۲)

(سئل) هل يحبس الوالد في دين ولده ام لا؟ (الجواب) لا يحبس  
والد في دين ولده كما صرح به في الملتقى وغيره من الكتب المعتمدة ونكر الوالد  
ليدخل بجميع الاصول فلا يحبس أصل في دين فرعه لانه لا يستحق العقوبة  
بسببه ولده.

(تنقيح الحامدية: كتاب القضاء، فصل في الحبس: ١ / ٣٢٢، حاشية)  
وفي الشايعه: (لا يحبس (أصل) وان علا (في دين فرعه)  
قوله: (لا يحبس أصل... الخ) اي: ولو جهر الأثم لانه لا قصاص عليه بقتل  
ولدنته، فكذا لا يحبس بدنيه، وقيد بالأصل لان الولد يحبس بدنيه أصله  
وكذا القريب بدنيه قريبه كما في الحاشية.

(كتاب القضاء، فصل في الحبس: ٨ / ٨٣، حاشية)  
لا يحبس أصل في دين فرعه لانه لا يستحق أصل في دين  
فرعه لانه لا يستحق العقوبة بسبب ولده، ولذا لا قصاص عليه بقتله.  
(البحر الرائق: كتاب القضاء، فصل في الحبس: ٦ / ٤٨٦، حاشية)  
(وكذا في العالمگیریه: كتاب ادب القاضي: ٣ / ٤١٣، حاشية)  
(وفي الهدايه: كتاب ادب القاضي، فصل في الحبس: ٣ / ١٤٦، حاشية)  
(وفي البدائع: كتاب الحجر، فصل في الحبس: ٦ / ١٤٩، حاشية)  
(وفي العناية على هامش النتح: كتاب ادب القاضي: ٦ / ٣٨١، حاشية)  
فقط

والله تعالى اعلم بالصواب  
كتبه: محمد راشد زسكوي  
التخصص في الفقه الاسلامي  
بالجامعة النازقية بكر الشبي  
٢٩ / ١ / ١٤٣٠ هـ

الجواب صحیح  
مکتوبه انی کنی  
٢١٤٣/١/٣  
٣٠/٢/٢٠

